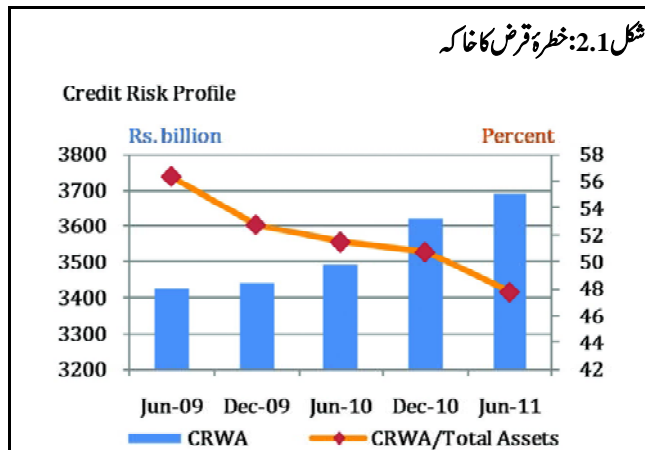


2 شعبہ بینکاری کے خطرات کا تجزیہ

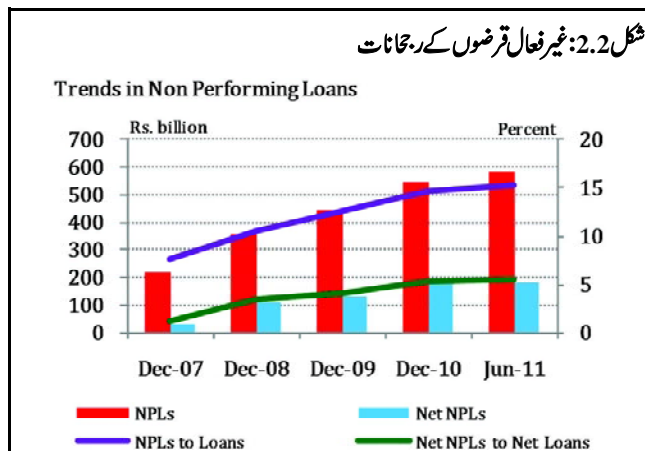
بینکاری شعبے کے خاکہ خطر کا جائزہ لینے سے ملی جلی تصویر سامنے آتی ہے۔ حکومتی وثیقہ جات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کے باوجود خطرہ قرض پر قابو نہیں پایا نہیں جا سکا۔ غیر فعال قرضوں میں اضافہ جاری ہے اور سرکاری شعبے کے کمرشل بینک (پی ایس سی بین) اور درمیانہ درجے کے مقامی نجی بینک (ایل پی بین) خطرہ قرض کے مقابلے میں پہلے سے زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ موسلا دھار بارشوں کے بعد آنے والے حالیہ سیلاب کے باعث امکان ہے کہ غیر فعال قرضوں میں اضافہ ہو گا۔ حکومتی وثیقہ جات میں زیادہ سرمایہ کاری کے باعث بینکوں کی سیالیت کے خاکے کو تقویت حاصل ہوئی ہے جبکہ فنڈنگ کے آمیزے میں طویل مدتی امانتوں کے بڑھتے ہوئے حصے کی وجہ سے فنڈنگ کے خطرات کم ہو گئے ہیں۔ خط یافتگی کی افقیات اور ایکویٹی شعبے کی مایوس کن کارکردگی کے باوجود شرح مبادلہ اور شرح سود میں استحکام کی وجہ سے خطرہ منڈی معدوم رہا۔

سسٹ معاشی سرگرمی کے باعث خطرہ قرض اہم چیلنج رہا

بینکوں کی جانب سے اپنے اضافی فنڈز کو محفوظ اثاثوں میں لگانے کے باوجود بینکاری شعبے کے خاکہ خطر میں خطرہ قرض کو اہم جز کی حیثیت حاصل رہی۔ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرض کے خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 2 فیصد (65 ارب روپے) نمو ہوئی (شکل 2.1)۔ تاہم، حکومتی وثیقہ جات میں سرمایہ کاری کے باعث اثاثوں میں ہونے والی بہتر

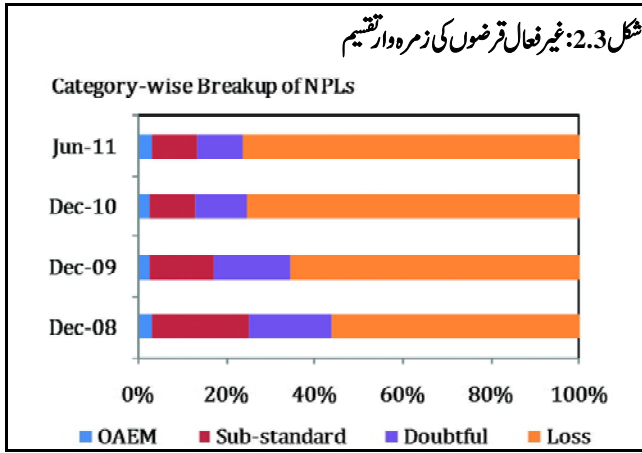


شرح نمو (8 فیصد) نے قرض کے خطرہ بہ وزن اثاثوں کے اثرات زائل کر دیے۔ اس کے نتیجے میں قرض کے خطرہ بہ وزن اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کے تناسب میں مزید 295 پیسے پوائنٹس کی کمی آگئی اور یہ آخر جون 2011ء تک گر کر 47.8 فیصد ہو گیا۔ تاہم، گذشتہ چند برسوں کے دوران قرض کے خطرہ بہ وزن اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کے گرتے ہوئے تناسب سے خطرہ قرض کی پست سطح کی نشاندہی نہیں ہوتی بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر فعال قرضوں میں اضافے کے باعث معیار کو بہتر بنانے پر توجہ دی جا رہی ہے۔ بینکوں نے اپنے قرضہ جاتی معیارات کو سخت بناتے ہوئے انٹیکشن کے بلند تناسب کا انتظام کرنے کی کوشش کی ہے جس کے تحت پرخطر شعبوں (ایس ایم ایز و صارف وغیرہ) کو مالکاری کی فراہمی کو خاصا محدود کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی بینکوں نے حکومتی قرضوں میں آزادی سے اپنی سرمایہ کاری کو بڑھایا ہے۔



غیر فعال قرضوں میں اضافہ جاری رہا

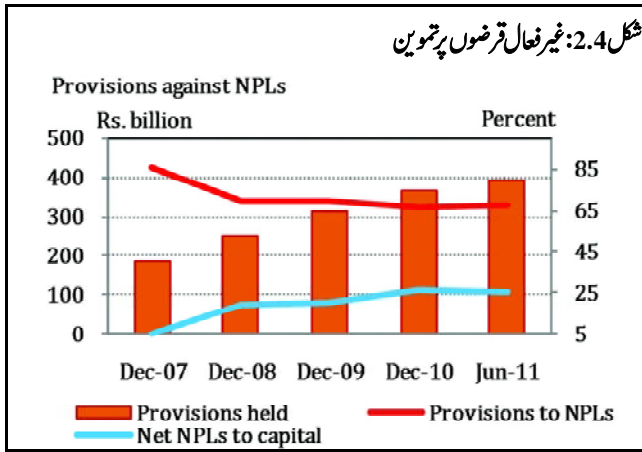
خراب معاشی امکانات اور معیشت کی ساختی کمزوریاں قرض گیروں میں قرضے کی واپسی پر منفی اثرات مرتب کر رہی ہیں۔ جی ڈی پی کی شرح نمو میں سست روی کے باعث معاشی اظہاریوں میں بگاڑ کے نتیجے میں غیر فعال قرضوں میں اضافہ ہوا ہے۔ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری شعبے کے غیر فعال قرضے 14.7 فیصد سے بڑھ کر 15.3 فیصد تک پہنچ گئے اور متاثرہ اثاثوں میں 31.4 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا (شکل 2.2)۔ 2010ء کی پہلی ششماہی کے



دوران ہونے والے 27.8 ارب روپے کے اضافے کے مقابلے میں زیر جائزہ مدت کے دوران سال کی نصف مدت میں غیر فعال قرضوں میں ہونے والا اضافہ کچھ زیادہ ہے۔ غیر فعال قرضوں میں مسلسل اضافے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خطرہ قرض بہت مضبوط نوعیت کا ہے۔

بیشتر غیر فعال قرضے نقصان کے زمرے میں شامل ہیں ...

2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں کے نقصان کے زمرے میں 31.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 39.8 ارب روپے بڑھے تھے۔ اگرچہ نقصان کے زمرے میں شامل غیر فعال قرضوں میں کمی خوش آئند ہے لیکن غیر فعال قرضوں کی نمو کے رکنے کا کوئی امکان نہیں۔ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران دیگر زمروں کے مقابلے میں نقصان کے زمرے میں سب سے زیادہ اضافہ دیکھا گیا۔ درحقیقت مشکوک زمرے کے غیر فعال قرضوں میں 7 ارب روپے کی کمی آئی۔ اس کا ایک جزوی سبب چند بینکوں کی جانب سے اپنے جزواتوں میں پائے جانے والے انفیکشن کی بروقت شناخت میں تاخیر ہے، جس کا نتیجہ ایسے اثاثوں کے براہ راست نقصان کے زمرے میں شمولیت کی صورت میں برآمد ہوا۔ بینکاری شعبے کے غیر فعال قرضوں کے نقصان کے زمرے میں شامل ہونے کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے ان متاثرہ اثاثوں کی بحالی کا امکان بہت کم ہے (شکل 2.3)۔¹



خطرہ قرض کو تمویں کا مناسب تحفظ حاصل ہے ...

تاہم، بینکوں کے قرضہ جزدان کو غیر متوقع نقصانات کے مقابلے میں مناسب تحفظ حاصل ہے۔ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری نظام کی تمویں میں 7.6 فیصد (28 ارب روپے) کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ جزوی طور پر بڑھتے ہوئے انفیکشن کو ظاہر کرتا ہے جس کے لیے تمویں کی بلندی درکار ہوتی ہے۔ تمویں میں ہونے والی نمو غیر فعال قرضوں میں ہونے والی نمو سے زیادہ رہی۔ اس کے نتیجے میں غیر فعال قرضوں کی کوریج کا تناسب (تمویں اور غیر فعال قرضوں کا) 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران 66.7 فیصد سے بڑھ کر 67.9 فیصد تک پہنچ گیا (شکل 2.4)۔ کوریج تناسب میں اضافے کے باعث اسی مدت میں خالص غیر فعال قرضوں اور قرضوں کے تناسب میں معمولی بہتری دیکھی گئی۔ جون 2011ء تک بینکوں کے قرضوں کے اکتشاف پر کیے جانے والے خرد برداؤ کے ٹیسٹ سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کا بینکاری شعبہ بڑے ممکنہ دلچسپوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

پی ایس سی بیز اور درمیانے حجم کے ایل پی بیز خطرہ قرض کے مقابلے میں زیادہ کمزور ہیں ...

زیر جائزہ سال کے نصف حصے کے دوران غیر فعال قرضوں میں ہونے والا اضافہ وسیع البیاد تھا، اور بیشتر بینکوں کے غیر فعال قرضوں میں اضافہ دیکھا گیا اور صرف چند بینکوں میں معمولی کمی کا رجحان رہا۔ خاص طور پر مقامی نجی بینکوں (ایل پی بیز)² کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا کیونکہ 2011ء میں ان کے غیر فعال قرضے 7.6 فیصد (26 ارب روپے) تک بڑھ گئے۔

¹ بازاریابی کے پست امکانات سے قطع نظر یہ اثاثے بینک کی بیلنس شیٹ کو مزید متاثر نہیں کریں گے، بشرطیکہ بینک نے مناسب تمویں کا بندوبست کر رکھا ہو۔

² جدول 2.2 میں 11 تا 2011ء میں شامل بینکوں کی درجہ بندی ان کے اثاثے کے حجم کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

جدول 2.1: بینک ذمے کے لحاظ سے اثاثہ جاتی معیار (فیصد میں)				
خالص غیر فعال قرضے اور سرمایہ	تموین کی کوریج	خالص انفیکشن تناسب	انفیکشن تناسب	
جون 2011ء				
49.0	53.8	11.2	21.5	پبلک سیکٹر کمرشل بینک
19.5	74.7	3.7	13.2	مقامی نجی بینک
2.0	88.8	1.1	9.0	غیر ملکی بینک
24.9	68.5	5.2	14.8	کمرشل بینک
172.9	59.2	15.5	31.1	چھوٹے بینک
26.6	67.9	5.5	15.3	تمام بینک

غیر فعال قرضوں کو مختلف بینکاری گروپوں پر تقسیم کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ سرکاری شعبے کے کمرشل بینک (پی ایس سی بیز) اور درمیانے حجم کے مقامی نجی بینک (ایل پی بیز) دونوں میں صنعت کی اوسط کے مقابلے میں انفیکشن کے تناسبات خاصے بلند سطح پر ہیں۔ خاص طور پر پی ایس سی بیز میں 21.5 فیصد اور درمیانے ایل پی بیز میں 25.6 فیصد کا اضافہ خطرہ قرض کے مقابلے میں ان بینکوں کی بڑھتی ہوئی ضرر پذیری کو ظاہر کرتا ہے (جدول 2.1 اور 2.2)۔ مستقبل میں اگر خراب معاشی کارکردگی کا تسلسل جاری رہا تو پی ایس سی بیز کے متاثرہ جزو دان میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

جدول 2.2: بینک کے حجم کے لحاظ سے اثاثہ جاتی معیار				
خالص غیر فعال قرضے اور سرمایہ	تموین کی کوریج	خالص انفیکشن تناسب	انفیکشن تناسب	
جون 2011ء				
14.2	77.3	3.3	12.9	5 سرفرست بینک
17.6	76.0	3.0	11.3	10 تا 6 نمبر کے بینک
86.7	52.0	14.2	25.6	11 تا 20 نمبر کے بینک
19.1	52.2	8.3	15.9	21 تا 29 نمبر کے بینک
26.6	67.9	5.5	15.3	تمام بینک

درمیانے حجم کے ایل پی بیز میں انفیکشن کے بلند تناسبات ان میں معیاری قرض گیروں کو اپنی جانب متوجہ نہ کر سکنے کی صلاحیت کی عکاسی کرتے ہیں۔ بنیادی طور پر بڑے بینکوں کو پست لاگت کی امانتوں تک بہتر رسائی حاصل ہے، جس کی وجہ سے انہیں اچھی قرضہ جاتی ساکھ کے حامل قرض گیروں کو متوجہ کرنے میں مدد ملتی ہے اگرچہ انہیں قرضوں پر زیادہ شرح سے منافع نہیں ملتا۔ بڑے بینکوں نے خطرہ قرض کے مقابلے میں زیادہ مضبوطی دکھائی ہے جبکہ چھوٹے بینک سب سے کمزور گروپ میں شامل ہیں۔ 30 جون 2011ء تک 5 سب سے بڑے بینکوں کا انفیکشن تناسب 12.9 فیصد تھا جبکہ چھوٹے بینک 25.6 فیصد تناسب کے ساتھ سب سے کمزور گروپ ثابت ہوئے ہیں۔ اسی طرح، 30 جون 2011ء تک پانچ سب سے بڑے بینکوں کے متاثرہ جزو دان میں خالص انفیکشن صرف 3 فیصد تھا جبکہ چھوٹے بینکوں میں یہ 14.2 فیصد رہا (جدول 2.2)۔

جدول 2.3: شعبہ کے لحاظ سے قرضوں اور انفیکشن کے تناسبات (فیصد)			
انفیکشن تناسب		قرضوں میں حصہ	
جون 11ء	دسمبر 10ء		
27.4	24.3	17.7	نیکسٹلر
17.3	16.1	11.3	افراد
4.6	3.8	10.1	توانائی
7.3	6.6	6.1	زرعی کاروبار
9.0	7.9	3.8	کمپیوٹر و دوسری ساز
11.5	19.4	3.2	چینی
23.0	18.5	2.2	سینٹ
14.0	13.9	40.6	دیگر
15.3	14.7	100.0	کل

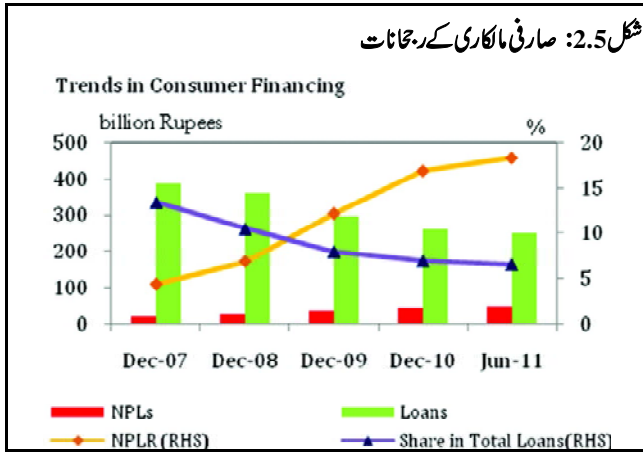
ٹیکسٹائل شعبے میں بڑھتے ہوئے انفیکشن کے باعث ارتکاز کا خطرہ بڑھ گیا...

بینکوں کے مجموعی قرضوں میں 18 فیصد حصہ رکھنے والا ٹیکسٹائل کا شعبہ بینکوں کے قرضوں کا سب سے بڑا استعمال کنندہ ہے (جدول 2.3)۔ جی ڈی پی اور برآمدات³ میں ٹیکسٹائل شعبے کے حصے کو مد نظر رکھتے ہوئے اگرچہ اس میں بینکوں کے اکتشاف کی بلند سطح قابل فہم ہے لیکن ایک ہی شعبے میں قرضوں کے ارتکاز سے نظمی خطرات لاحق ہو سکتے ہیں، اس لیے ان پر سخت نظر رکھنا ضروری

ہے۔ بڑے اکتشاف کے باعث ٹیکسٹائل شعبے کے اثاثہ جاتی معیار میں معمولی بگاڑ کے بھی کچھ بینکوں کے ادائیگی قرض کی صلاحیت پر خاصے منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں انفیکشن کے خاصے بلند تناسب کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ارتکاز اور بھی زیادہ پریشان کن معلوم ہوتا ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران اس شعبے میں انفیکشن کا تناسب مزید بگڑ کر 27.4 فیصد ہو گیا۔ بینکوں کا قرضہ استعمال کرنے والے دیگر شعبوں میں توانائی، زرعی کاروبار اور صارفنی مالکاری شامل ہیں اور ان کی سخت نگرانی کی ضرورت ہے تاکہ ان میں بڑے بگاڑ کی ابتدائی علامات کا بروقت پتہ چلا جا سکے۔

³ مالی سال 11ء کے دوران مجموعی برآمدات میں ٹیکسٹائل کا حصہ 50 فیصد سے زائد تھا۔

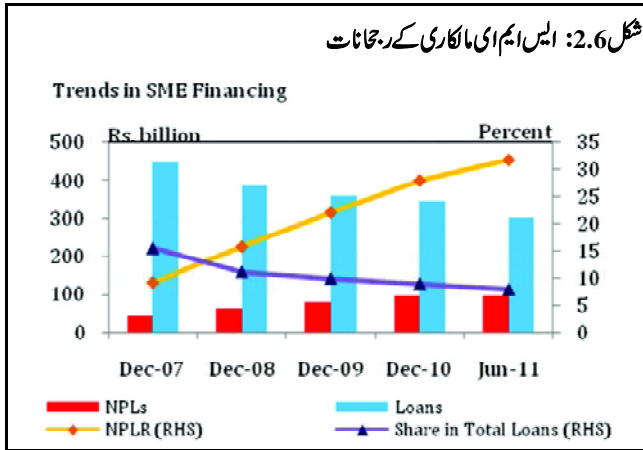
شکل 2.5: صارفی مالکاری کے رجحانات



جدول 2.4: صارفی مالکاری کے غیر فعال قرضوں اور قرضے کا تناسب

حصہ	دسمبر 10ء	جون 11ء
صارفی	100.0	18.3
کریڈٹ کارڈ	10.1	21.2
کار کے قرضے	20.4	10.1
پائیدار اشیا	0.3	15.7
رہن	24.4	27.2
ذاتی قرضہ	44.9	16.6

شکل 2.6: ایس ایم ای مالکاری کے رجحانات



غیر فعال قرضوں میں اضافے کے باعث صارفی و ایس ایم ای مالکاری مزید سکڑ گئی...

2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران صارفی مالکاری میں انفیکشن کا تناسب بڑھ کر 18 فیصد ہو گیا، جس نے بینکوں کو اپنا اکتشاف مزید کم کرنے کی ترغیب دی۔ نتیجتاً، بینکوں نے اپنی مجموعی صارفی مالکاری میں مزید 11 ارب روپے کی کردی (شکل 2.5)۔ مجموعی صارفی قرضوں میں رہن مالکاری کے جز کا حصہ سب سے زیادہ 24.4 فیصد بنتا ہے اور اس کے انفیکشن تناسب میں خاصا اضافہ دیکھا گیا۔ صارفی پائیدار اشیا کی مالکاری کے غیر فعال قرضوں میں بھی 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیزی سے اضافہ ہوا لیکن اس جز میں کم اکتشاف رکھنے والے بینکوں پر محدود اثرات مرتب ہوئے (جدول 2.4)۔ صارفی مالکاری کے لیے بینکوں کی بڑھتی ہوئی ہچکچاہٹ جو کہ انفیکشن کے بلند تناسبات کے سبب قابل فہم ہے اور امکان ہے کہ یہ گھرانوں کی بینکوں کے قرضوں تک رسائی کو مزید مشکل بنا دے گا جس کی سطح پہلے ہی پست ہے۔ تاہم، جب تک معاشی صورتحال میں خاطر خواہ بہتری نہیں آتی، اس وقت تک اس بات کا بہت کم امکان ہے کہ اس جز میں ان کی جلد دلچسپی پیدا ہو سکے گی۔

صارفی مالکاری کی طرح وبائی تناسب بڑھنے کے سبب ایس ایم ای کے قرضوں میں بھی مسلسل کمی آرہی ہے۔ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں نے ایس ایم ای کے قرضوں میں مزید 44 ارب روپے کی کمی کردی (13 فیصد) (شکل 2.6)۔ قرضہ سہولتوں کی دستیابی میں کمی سے بھی ایس ایم ای میں رقم واپس کرنے کی صلاحیت مزید کمزور ہوگی۔ چونکہ ترقی پذیر ملکوں میں آبادی کے ایک بڑے حصے کو ایس ایم ای کے ذریعے روزگار فراہم کیا جاتا ہے، اس لیے ایس ایم ای کے قرضوں میں کمی سے صارفی مالکاری میں ناہندگی کی شرح مزید بڑھ سکتی ہے۔

حالیہ سیلاب سنجیدہ تخمینے کے متقاضی ہیں...

سندھ اور بلوچستان کے صوبوں میں حالیہ سیلاب اور بھاری بارشوں سے متاثرہ علاقوں میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے۔ سیلاب کی تباہ کاریوں کے باعث

متاثرہ علاقوں میں غیر فعال قرضوں میں تیزی سے اضافے کا امکان ہے۔ صرف صوبہ سندھ میں تخمینے کے مطابق سیلاب کے باعث غیر فعال قرضوں میں اندازاً 13 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ بینکاری شعبے میں خطرہ قرض کو کم کرنے کے لیے ان نقصانات کے اثرات کی کڑی نگرانی کی ضرورت ہے۔⁴

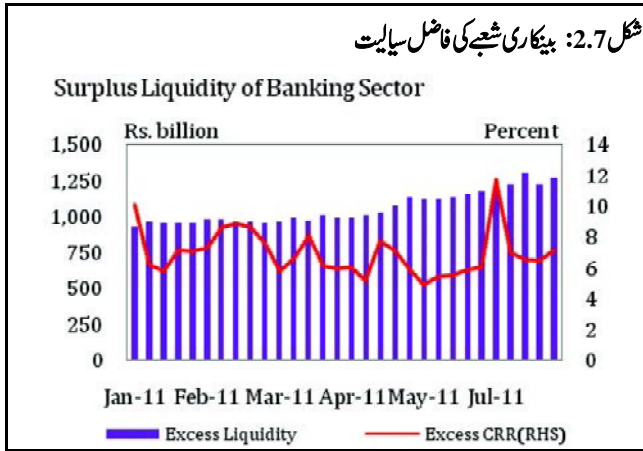
4 اس باب کے آخر میں دیے گئے باکس 2.2 میں مزید تفصیلات دی گئی ہیں۔

قلیل مدتی سیالیت

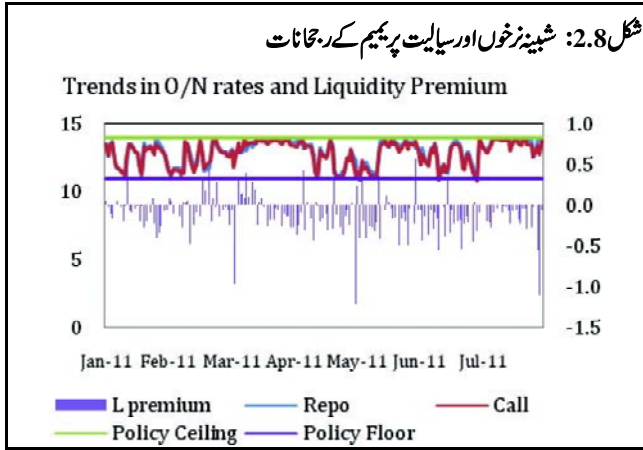
دشواریوں کے باوجود بینکوں کے پاس خاصی سیالیت موجود رہی ...

زیر جائزہ مدت (پہلی ششماہی 2011ء) کے دوران سیالیت کی صورت حال مجموعی طور پر اطمینان بخش رہی۔ بینکوں کے پاس تقریباً 10 ارب روپے کی اضافی سیالیت (مطلوبہ لازمی شرح سیالیت سے زائد) موجود تھی (شکل 2.7)۔ بینکوں کے اثاثہ جاتی جزدان میں سرمایہ کاریوں کے بڑھتے ہوئے حصے نے بینکوں کو لازمی شرح سیالیت کی سطح بڑھانے میں مدد دی۔

شکل 2.7: بینکاری شعبے کی فاضل سیالیت

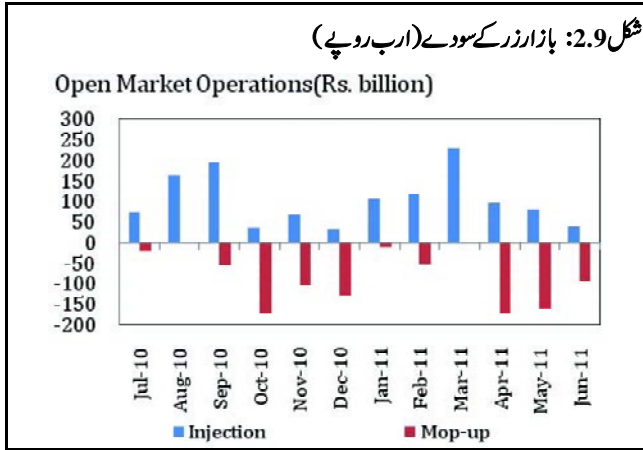


شکل 2.8: شبینہ نرخوں اور سیالیت پر پیہم کے رجحانات



سیالیت کی صورت حال مجموعی طور پر اطمینان بخش رہی لیکن کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جیسے شبینہ نرخ نہ صرف بلند رہے بلکہ ان میں تغیر پذیری بھی دیکھنے میں آئی۔ خاص طور پر مئی 2011ء کے دوران شبینہ نرخوں میں تغیر پذیری کی سطح بلند رہی۔ یہ وہ مہینہ تھا جس میں کمرشل بینکوں⁵ سے حکومت کی قرض گیری زیر جائزہ مدت کے دوران بلند ترین سطح پر پہنچ گئی تھی (شکل 2.8)۔ سیالیت کی پوزیشن کے ماہانہ جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ 2011ء کے دوران سیالیت کا زیادہ باؤ پہلی سہ ماہی میں رہا۔ شبینہ نرخ مارچ 2011ء میں بلند سطح پر رہے اور بڑھ کر 13.5 فیصد پر پہنچ گئے جو کہ بالائی حد⁶ کے قریب ہے۔ اس کا سبب سیالیت کی قلت تھی جس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کو 230.9 ارب روپے سیالیت کا خالص ادخال کرنا پڑا۔ تاہم، دوسری سہ ماہی کے دوران سیالیت کی صورت حال بہتر ہونے کے باعث اسٹیٹ بینک کو خالص انجذاب کرنا پڑا (شکل 2.9)۔

شکل 2.9: بازار زر کے سودے (ارب روپے)



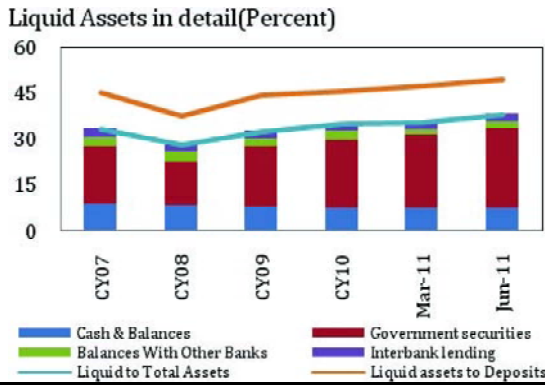
حکومتی وثیقہ جات میں سرمایہ کاریوں سے سیالیت کے اظہاریوں کو مزید تقویت حاصل ہوئی ...

حکومتی قرضے میں بینکوں کے بڑھتے ہوئے اکتشاف کے باعث مجموعی اثاثوں میں سیال اثاثوں کا حصہ دسمبر 2010ء کے 35 فیصد سے بڑھ کر جون 2011ء میں 38.2 فیصد تک پہنچ گیا۔ سیال اثاثوں کے اجزائے کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ سیال اثاثوں میں اضافے کا اہم سبب حکومتی وثیقہ جات میں سرمایہ کاری کا بڑھنا ہے جبکہ قرضوں میں صرف معمولی اضافہ ہو سکا (شکل 2.10)۔ بینکوں کے اثاثہ جاتی جزدان میں سرمایہ کاریوں کے بڑھتے ہوئے حصے کے باعث سیال اثاثوں کا امانتوں کے تناسب میں بھی اضافہ ہو گیا اور یہ جون 2011ء میں بڑھ کر 49.5 فیصد تک پہنچ گیا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکوں کی تقریباً 50 فیصد امانتوں کو ان کے سیال اثاثوں کا تحفظ حاصل ہے۔

5 خصوصاً مئی 2011ء میں کمرشل بینکوں سے حکومتی قرض گیری میں 189 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو کہ اجناس کی سرگرمیوں کے لیے قرضوں میں 94.4 ارب روپے کی موٹی توسیع کے علاوہ ہے۔

6 مارچ 2011ء تک شبینہ نرخوں کی حد 300 پیسے پوائنٹس تھی جس سے 14.11 فیصد کا گروپ تشکیل پایا تھا۔

شکل 2.10: سیال اثاثوں کی تفصیل (فیصد)



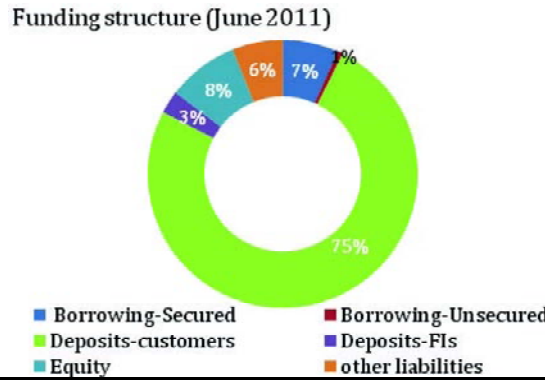
سیال اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کے تناسب کی بنیاد پر بینکوں کی تقسیم سے پوری بینکاری صنعت میں اسی طرح کی بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔ خصوصاً صنعت کی اوسط سے نیچے بینکوں کی تعداد گزشتہ برس کے 19 سے کم ہو کر جون 2011ء میں 13 ہو گئی۔ کوئی بھی بینک (جون 2010ء میں ایک کے مقابلے میں) ایسا نہیں تھا جس کا تناسب 10 فیصد سے کم ہو جبکہ ایک بینک (جون 2011ء کے 4 کے مقابلے میں) ایسا تھا جس کا تناسب 10 سے 20 فیصد کے درمیان تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پوری بینکاری صنعت میں سیالیت میں اضافہ ہوا ہے۔

قرضوں اور امانتوں کے تناسب کا رجحان سیالیت کا ایک اور اظہار یہ ہے اور اس سے زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کی سیالیت کے خاکے میں بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔ قرضوں اور امانتوں کا تناسب دسمبر 2010ء کے 61.4 فیصد سے گر کر جون 2011ء میں 56.7 فیصد پر آ گیا۔ بینکاری صنعت کے تمام گروپوں کے اس تناسب میں بہتری دیکھی گئی۔ قرضوں اور امانتوں کا تناسب گرنے میں امانتوں میں قدرے مضبوط نمونے کے ساتھ ساتھ حکومتی وثیقہ جات کی سرمایہ کاریوں میں نمونہ (نئی شعبے کے قرضوں میں سست روی کا باعث) کا اہم حصہ ہے۔

سیالیت کی فنڈنگ

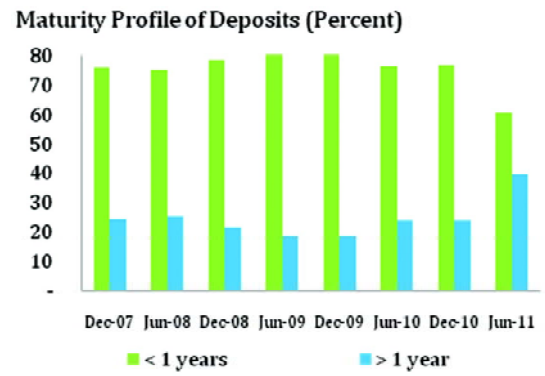
طویل مدتی امانتوں کے حصے میں اضافے سے فنڈنگ کے خطرے کے خلاف اضافی اعانت حاصل ہوئی ...

شکل 2.11: فنڈنگ کی ساخت (جون 2011ء)



زیر جائزہ ششماہی کے دوران بینکوں کے فنڈنگ کی ساخت میں تبدیلی نہیں آئی۔ صارفنی امانتوں پر بھاری انحصار جاری رہا جن کا بینکوں کے مجموعی واجبات میں حصہ 75 فیصد بنتا ہے (شکل 2.11)۔ فنڈنگ کی ساخت میں امانتوں کی بالادستی بینکوں کی سیالیت کے مضبوط خاکے کی ایک اور علامت ہے، خصوصاً جب اس کا تقابل کچھ ترقی یافتہ ملکوں سے کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان ملکوں کا زیادہ اکتشاف مارکیٹ سے جمع کردہ قلیل مدتی فنڈز میں ہے۔⁷

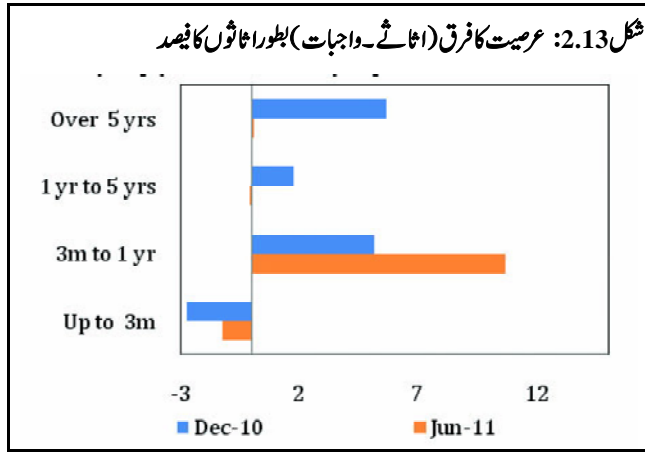
شکل 2.12: امانتوں کی عرصیت کا خاکہ (فیصد)



مدت کے لحاظ سے امانتوں کو الگ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ایک سال اور اس سے زائد کی امانتوں کے حصے میں تیزی سے اضافہ ہوا اور یہ آخر 2010ء کے 23.4 فیصد سے بڑھ کر 39.4 فیصد تک پہنچ گئیں (شکل 2.12)۔ اسی مدت

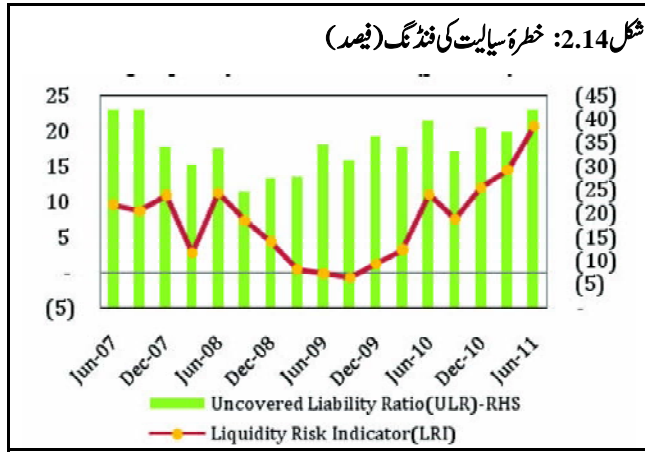
کے دوران ایک سال سے کم مدت کی امانتوں میں کمی دیکھی گئی اور یہ 76 فیصد سے گر کر 60 فیصد پر آ گئیں۔ طویل مدتی امانتوں کے حصے میں فائدے کا سبب اسٹیٹ بینک کی جانب سے ایک سال اور اس سے زائد مدت کے میعاد کی واجبات کو لازمی ذخائر کی شرائط سے مستثنیٰ قرار دینا ہے۔ اس سے جزدی طور پر بینکوں کی جانب سے 2009ء کے بعد طویل مدتی امانتیں جمع کرنے میں دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک سال سے کم مدت کی امانتوں کے حصے میں کمی کا ایک اہم سبب غیر معاہداتی امانتوں (جنہیں پہلے عرصیت کی پست ترین باسکٹ میں رپورٹ کیا جاتا تھا) کو ان کی متوقع عرصیت کی بنیاد پر رپورٹ کرنے کے متعلق اسٹیٹ بینک کی نظر ثانی شدہ ہدایات ہیں۔

⁷ بی آئی ورکنگ پیپر نمبر 345، "بینک کی قرض گاری کا ذریعہ: بحران سے اخذ کردہ سبق"۔ مصنف لیونارڈو گیببا کورٹا اور یوڈ مارکیزا بیا تیر، شعبہ زر و معاشیات، مئی 2011ء۔



قلیل مدت میں بڑھتے ہوئے مثبت عرصیت کے فرق سے نرخوں کے دوبارہ تعین کے خطرے میں بینکوں کا اکتشاف بڑھ جاتا ہے ...

2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران تین ماہ کی عرصیت والے اٹاٹوں اور واجبات کے درمیان فرق میں کمی آئی ہے جبکہ 3 ماہ سے ایک سال کی مدت کی بکٹ میں یہ بڑھ کر 10.7 فیصد تک پہنچ گیا ہے (شکل 2.13)۔ قلیل مدتی فرق میں ان تبدیلیوں کا جزوی سبب رپورٹنگ کوہم آہنگ کرنا⁸ اور 3 ماہ سے ایک سال تک کی عرصیت والے ایم ٹی بیز میں سرمایہ کاریوں کا بڑھنا ہے۔ ایک سال سے کم مدت کے فرق میں تبدیلی قلیل مدت میں خطرہ سیالیت کے انتظام کے لحاظ سے مثبت پیش رفت ہے جبکہ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بینکوں کے مجموعی اٹاٹوں میں سرمایہ کاریوں کا حصہ بڑھ رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں کم ہوتی شرح سود کے دور میں قیمتوں کے دوبارہ تعین کے خطرے میں بینکوں کا اکتشاف بڑھ سکتا ہے۔



بلا تحفظ واجبات کے تناسب (یو ایل آر) سے ادارہ جاتی سطح پر سیالیت کی قلت کی پیمائش کی جاتی ہے۔ یو ایل آر سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکوں کے لیے خطرہ سیالیت کی سطح پست ہے اور 2008ء سے سیال اٹاٹوں میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاریوں کے باعث اس میں خاصی بہتری آئی ہے (شکل 2.14)۔ یو ایل آر کو اخذ کرنے کا طریقہ کار اور اسے استعمال کرنے کی وجوہات باکس الف میں دیا گیا ہے۔

اسی طرح خطرہ سیالیت کے اظہار (یو ایل آر) سے 30 دن کے لیے قلیل مدتی سیالیت کے فرق کی پیمائش کی جاتی ہے۔ اس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ فنڈنگ کا خطرہ کم ہے اور بینکاری صنعت میں بہتری کا رجحان دیکھنے میں آ رہا ہے (شکل 2.14)۔ ایل آر آئی اور اس پیمانے کو استعمال کرنے کی وجوہات باکس ب میں دی گئی ہے۔ یو ایل آر اور ایل آر آئی کے مثبت نتائج کا اہم سبب یہ ہے کہ یہ تناسب امانتوں اور سرمایہ کاریوں پر مبنی ہوتے ہیں جو پاکستان میں بینکوں کی بیلنس شیٹس کا ایک بہت مستحکم حصہ ہے۔

خطرہ بازار

خطرہ بازار بدستور معمولی رہا

دیگر خطرات سے منفرد حیثیت کا حامل خطرہ بازار بینکوں کو لاحق ایک اہم خطرہ ہے۔ اکثر خطرہ قرض کے مقابلے میں خطرہ بازار کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی کیونکہ یہ دونوں خطرات ایک دوسرے کو تقویت بخم پہنچاتے ہیں⁹ اور اگر ان دونوں خطرات سے مؤثر انداز میں نمٹا جائے تو بھاری نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔ اس کی افادیت کے باوجود، جب خطرہ بہ وزن اٹاٹوں¹⁰ کو اخذ کرنے کے موجودہ طریقوں سے اس کی پیمائش کی جاتی ہے تو بینکوں کے مجموعی خاکہ خطرہ بازار کا حصہ بہت معمولی رہا ہے (شکل 2.15)۔

8 اس فرق کا اہم سبب بی ایس ڈی کے 2011ء کے سرکلر لیٹرنمبر 03 میں دی گئی تازہ ترین ہدایات کے مطابق ان کی متوقع عرصیت پر مبنی سہ ماہی بکٹ سے لے کر طویل مدتی بکٹ کی ملی امانتیں (غیر معاہداتی واجبات جن کا مجموعی واجبات میں خاصا حصہ ہے) رکھنے کے لیے بینک کی مطابقت ہے۔

9 "بی ایس ڈی ایس (2009ء) منڈی و خطرہ سیالیت کے ارتقا کے نتائج"۔ بی ایس ڈی ورکنگ پیپر 16۔

10 بازل دوم سرمایہ سمجھوتے کے ہر دن کے تحت اس پورے سیکشن میں خطرہ بہ وزن اٹاٹے آرڈی لیٹ تک محدود ہیں، جو بینکاری کی کتاب میں خطرہ شرح سود ہے اور اسے صریح انداز میں اس تجربے سے خارج کیا گیا ہے۔

باکس الف: غیر محفوظ واجبہ کا طریقہ کار

$$ULR = \frac{(LL + TL) - \{(LA - INS) + \lambda * INS\}}{TA - LA}$$

LL=سیال واجبات
TL=تمام دیگر واجبات کا عارضی جز
INS=سیال سرمایہ کاریاں
TA=مجموعی اثاثے
LA=سیال اثاثے

یہ مساوات انکفک کے حساس واجبات، سیال واجبات اور تمام دیگر واجبات کے عارضی اجزا کے مجموعے پر مشتمل ہوتی ہے۔ ایک جانب، ان ذمہ داریوں سے عہدہ ہرا ہونے کے لیے ادارہ جاتی گنجائش کا تعین ان عوامل سے کیا جاتا ہے: (i) سیال سرمایہ کاریوں کے علاوہ سیال اثاثے (ایل اے۔ آئی این ایس) اور (ii) سیال سرمایہ کاریوں کو (ایف ایس، محفوظ برائے تجارت) کو ڈسکاؤنٹ (λ) سے ضرب دیا جاتا ہے۔ اس ڈسکاؤنٹ کا مطلب خطرہ سیالیت کے لحاظ سے سیال سرمایہ کاریوں (آئی این ایس) کی قدر ہے جو کہ اس کی بازاری قدر (λ < 1) سے کچھ کم ہے۔ یو ایل آر اگر مثبت ہو تو اس سے خطرہ سیالیت کی بلند سطح ظاہر ہوتی ہے جبکہ منفی یو ایل آر سے ظاہر ہوتا ہے کہ خطرہ سیالیت کم ہے۔

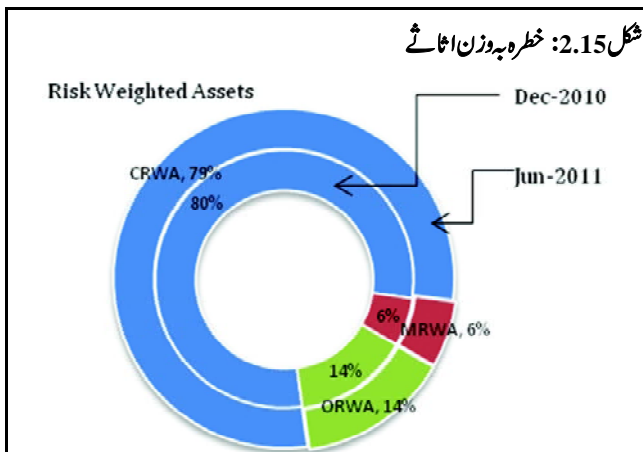
Liquidity Risk	Reason	ULR
High	(LL+TL)>(LA-INS+λ*INS)	Positive
Medium	LL+TL)=(LA-INS+λ*INS)	Zero
Low	LL+TL)<(LA-INS+λ*INS)	Negative

باکس ب: خطرہ سیالیت کے اظہار کے طریقہ کار

$$\text{ایل آرنٹی} = \text{منڈی سے مطابقت شدہ سیال اثاثے} + \text{مطلوبہ خالص سیالیت}$$

مجموعی اثاثے۔ منڈی سے مطابقت شدہ سیال اثاثے

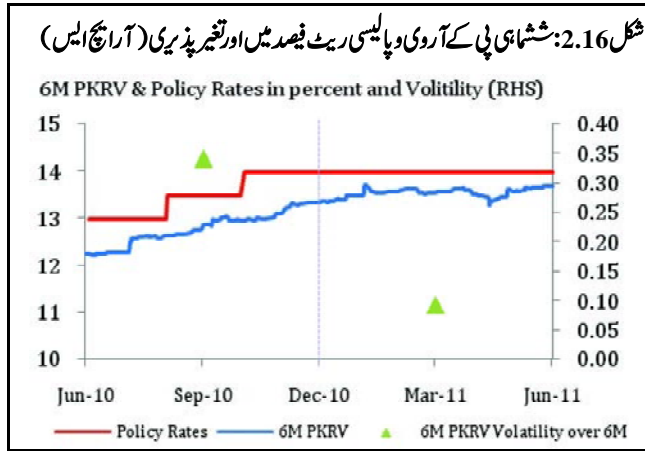
منڈی سے مطابقت شدہ سیال اثاثے = نقد + فریڈری بیٹوں کا بیٹنس + دیگر بیٹوں کے ساتھ بیٹنس + (حکومتی وثیقہ جات میں سرمایہ کاری) (1-ریٹ پر ڈسکاؤنٹ ریٹ) + (دیگر تمام وثیقہ جات) * (1.2-1 * میٹرک ریٹ)۔ (مطلوبہ مجموعی یومیہ اوسط ذخائر)۔
مطلوبہ خالص سیالیت = اثاثوں، واجبات کا خالص نقد بہاؤ اور بیٹنس شیٹ سے الگ پوزیشنز، آئندہ 30 روز میں۔
فیصلہ قاعدہ: ایل آرنٹی < 0 سے بلند خطرہ سیالیت ظاہر ہوتا ہے کہ کیونکہ مطلوبہ خالص سیالیت، سیال اثاثوں سے تجاوز کر جائے گی۔



اگرچہ بازار زر میں تغیر پذیری کم ہوئی تاہم خط یافتگی
افقیّت برقرار رہی ...

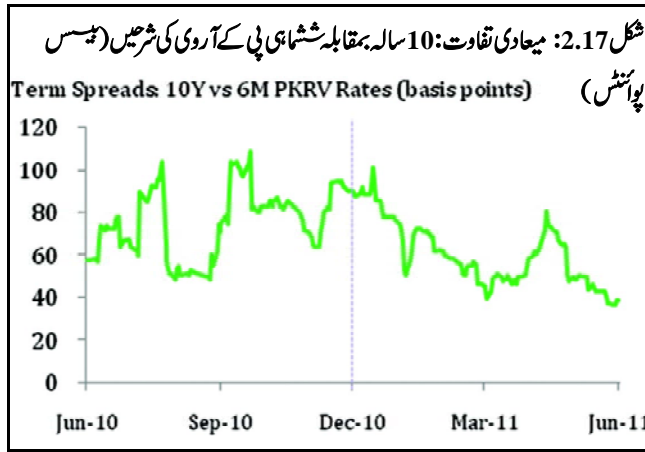
سال 2010ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں زیر جائزہ مدت کے دوران (پہلی ششماہی 2011ء) بازار زر میں کچھ کم تغیر پذیری دیکھنے میں آئی۔ اسٹیٹ بینک نے گرانی کے دباؤ کو قابو میں لانے کے لیے زری پالیسی کو سخت رکھتے ہوئے اس پوری مدت کے دوران پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی اور اسے 14 فیصد پر برقرار رکھا گیا۔¹¹ اس کے نتیجے میں 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران ششماہی پی کے آرنٹی کی شرحیں 2010ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں کم تغیر پذیر رہیں (شکل 2.16)۔

¹¹ جائزے کے بعد کی مدت میں اسٹیٹ بینک نے جولائی تا اکتوبر 2011ء کے دوران پالیسی ریٹ میں 200 بیسیس پوائنٹس کی کمی کی ہے۔

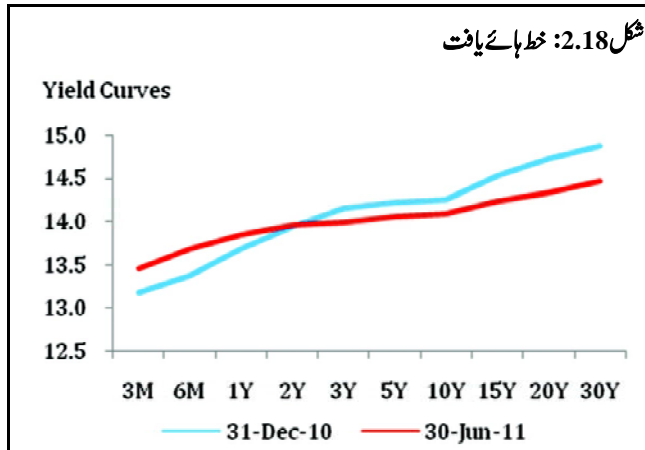


دس سالہ اور ششماہی پی کے آروی کی شرحوں کے درمیان میعادى تفاوت جو کہ جنوری 2011ء میں 101 بیسس پوائنٹس کی بلند سطح پر پہنچ گیا تھا، اس میں 2011ء کی پوری ششماہی کے دوران کمی کا رجحان دیکھا گیا اور آخر جون تک 36 بیسس پوائنٹس پر آ گیا (شکل 2.17)۔ اس کے نتیجے میں زیر جائزہ مدت کے دوران خط یافت افقی ہو گیا (شکل 2.18)۔ خط یافت کی افقییت سے ظاہر ہوتا ہے کہ قلیل مدت میں سیالیت کو سخت کرنے کے ساتھ ساتھ گرانہ کی پست توقعات اور معاشی صورتحال و نمو اور طویل مدتی مالکاری کے متعلق خدشات برقرار رہے۔

خطرہ یافت میں بینکوں کا اکتشاف ...



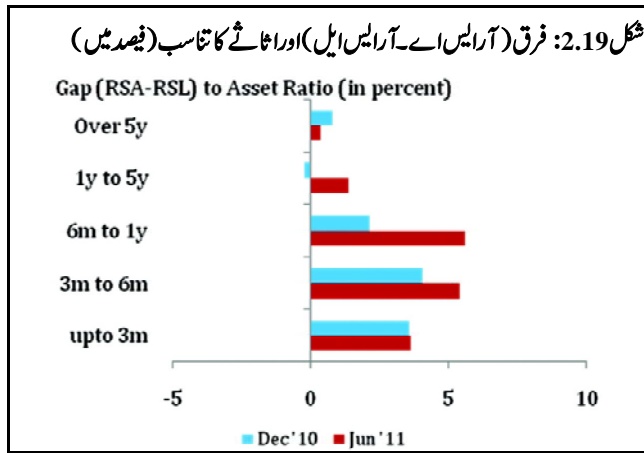
مختلف عرصیتوں کی شرح ہائے سود میں پائے جانے والے فرق کی وجہ سے بینکوں کو خطرہ یافت کا سامنا ہے۔ خط یافت کی شکل بدل سکتی ہے جس کے نتیجے میں سودی محاصل و اخراجات میں نمایاں تبدیلیاں ہو سکتی ہیں۔ خط یافت کی افقییت بینکاری شعبے کے لیے خاص طور پر تشویشناک ہے کیونکہ عام طور پر بینک قلیل مدتی قرضے لیتے ہیں اور طویل مدتی قرض دیتے ہیں۔ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران آرائس اے اور آرائس ایل کی مختلف میعادوں کی بلیٹس میں خاصا فرق پایا جاتا ہے اور بینکوں کو مسلسل خطرہ یافت کا سامنا ہے۔ تاہم، 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران خط یافت کی افقییت بینکوں کے لیے زیادہ نقصان دہ نہیں کیونکہ خط یافت کا جھکاؤ 2 سالہ عرصیت کی سمت رہا (شکل 2.18)، جبکہ بینکوں کا زیادہ تر مثبت فرق ایک سالہ عرصیت میں ہے (شکل 2.19)۔



نرخ حساس خطرہ قابل قبول حد میں رہا...

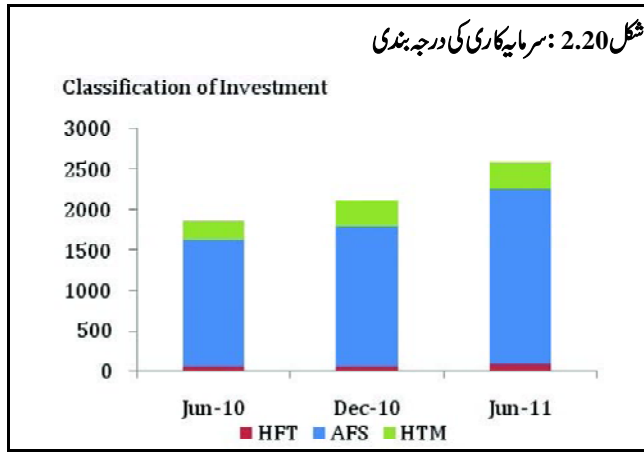
عرصیت کو نئے قالب میں ڈھالنا بینکاری کے شعبے کے اہم فرائض میں سے ایک ہے جس طرح بینک اپنے روزمرہ کاروباری امور کی انجام دہی میں طویل مدتی قرضوں کے لیے رقوم ان واجبات سے مہیا کرتے ہیں جن کی عرصیت مکمل ہو اور قلیل مدت میں ان کے نرخوں کا دوبارہ تعین کیا جاسکے۔ نتیجتاً، نرخ حساس اثاثوں (آرائس اے) اور نرخ حساس واجبات (آرائس ایل) کے درمیان کچھ نہ کچھ فرق ناگزیر ہوتا ہے۔ چونکہ مجموعی سطح پر بینکوں کے نرخ حساس اثاثے اور نرخ حساس واجبات زیادہ ہوتے ہیں، اس لیے اگر تمام دیگر چیزیں مساوی ہوں تو شرح سود میں کمی سے بینکاری شعبے کے منافع کی آخری حد پر مضر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔¹² عام طور پر فرق اور اثاثوں کا تناسب میں 10 +/- کو قابل برداشت حد تصور کیا جاتا ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران بینک نرخوں کے از سر نو تعین کے خطر کا موثر انتظام کرنے میں کامیاب رہے کیونکہ بینکاری شعبے کے فرق اور اثاثوں کا تناسب تمام میعادى بلیٹس میں قابل قبول حد میں رہا (شکل 2.19)۔

¹² فرق کے تجزیے میں شرح ہائے سود میں بحیثیت مجموعی تبدیلی کو فرض کیا جاتا ہے اور مارکیٹ کی قدر کے اثرات نظر انداز کیے جاتے ہیں۔



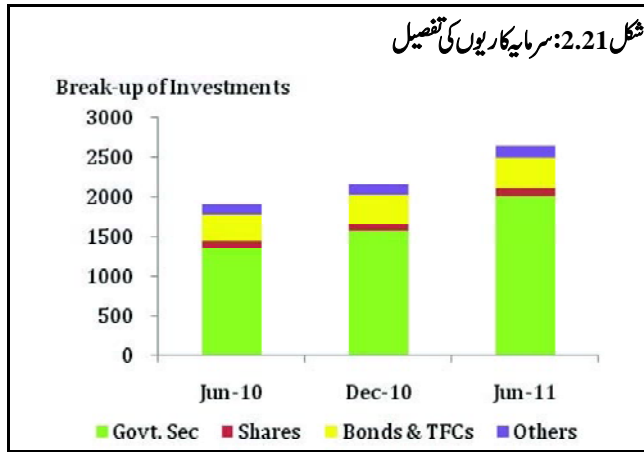
دستیاب برائے فروخت کی درجہ بندی نے زیریں حد کو بازا قدر پیمائی سے تحفظ فراہم کیا ...

2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں نے اپنی بیشتر سرمایہ کاریوں کو دستیاب برائے فروخت (اے ایف ایس) کے زمرے میں شامل کر کے اپنے سرمایہ کاری جزدان کی درجہ بندی کی حکمت عملی کو تحفظ فراہم کیا۔ جبکہ محفوظ برائے تجارت (ایچ ایف ٹی) اور محفوظ تا عرصیت کے زمروں میں کم سرمایہ کاری کی گئی (شکل 2.20)۔ 30 جون 2011ء تک سرمایہ کاری جزدان کے صرف 3 فیصد کی درجہ بندی محفوظ برائے تجارت کے زمرے میں کی گئی تھی جبکہ 84 فیصد کو دستیاب برائے فروخت کے زمرے میں شامل رکھا گیا۔ دستیاب برائے فروخت کے زمرے میں باز قدر پیمائی کے نقصانات / منافع کو آمدنی گوشوارے کو متاثر کیے بغیر براہ راست بیلیٹس شیٹ پر دکھایا جاتا ہے۔ حکومت کے وثیقہ جات میں خاصی سرمایہ کاری (شکل 2.21) کے باوجود اس مدت میں مستحکم شرح سود سے حکومتی وثیقہ جات کی باز قدر پیمائی پر خسارے کو کم کرنے میں مدد ملی اور یہ 11.8 ارب روپے سے کم ہو کر زیر جائزہ مدت میں 9.3 ارب روپے تک پہنچ گیا۔



کے ایس ای 100 انڈیکس کے منافع سے گرانی کی تلافی نہیں ہوئی ...

30 جون 2011ء پر کے ایس ای 100 انڈیکس 12,496 پوائنٹس پر بند ہوا اور سال کی پہلی ششماہی میں 5.5 فیصد کا منافع ریکارڈ کیا گیا جبکہ اس کے مقابلے میں 2010ء کی دوسری ششماہی کے دوران 24 فیصد کا صحت مند منافع ہوا تھا (شکل 2.22)۔ اگرچہ اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاریوں کو گرانی کے مقابلے میں قدرتی پیش بندی سمجھا جاتا ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران کے ایس ای 100 انڈیکس نے گرانی سے مطابقت کے لحاظ سے منفی منافع دیا۔ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹاک مارکیٹ کی تغیر پذیری¹³ میں اضافہ دیکھا گیا، جس سے سرمایہ کاروں کی غیر یقینی کیفیت میں کچھ اضافہ ہوا، تاہم زیر جائزہ مدت کے دوران انڈیکس کے منافع میں غیر معمولی تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی۔

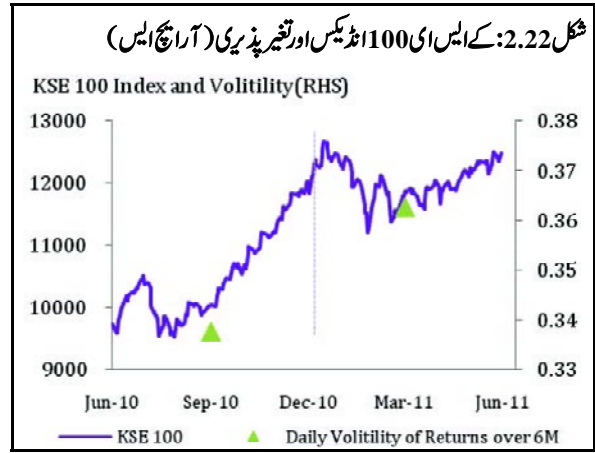
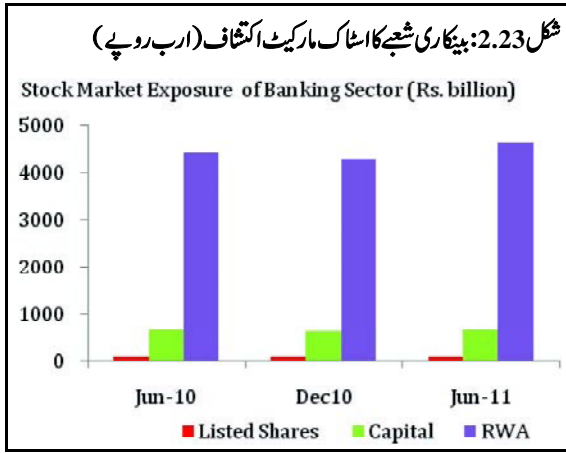


ایکویٹی مارکیٹ کی معتدل صورتحال نے بینکوں کو

اسٹاک کی قیمتوں میں تبدیلیوں سے محفوظ رکھا ...

اسٹاک مارکیٹ میں بینکوں کا اکتشاف 93 ارب روپے ہے جو کہ ان کی مجموعی جزدانی سرمایہ کاری کا بے حد معمولی 3.5 فیصد بنتا ہے (شکل 2.23)۔ معمولی اکتشاف کا مطلب ہے کہ ایکویٹی کی قیمتوں میں بڑا رد و بدل بینکوں کی نفع یابی یا ادائیگی قرض کی صلاحیت کو متاثر نہیں کرے گا۔ حساسیت کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر تمام فہرستی حصص کی قیمتیں 50 فیصد

¹³ تغیر پذیری کو ششماہی مدت میں کے ایس ای 100 انڈیکس کے منافع پر روزمرہ معیاری انحراف کے طور پر اخذ کیا جاتا ہے۔

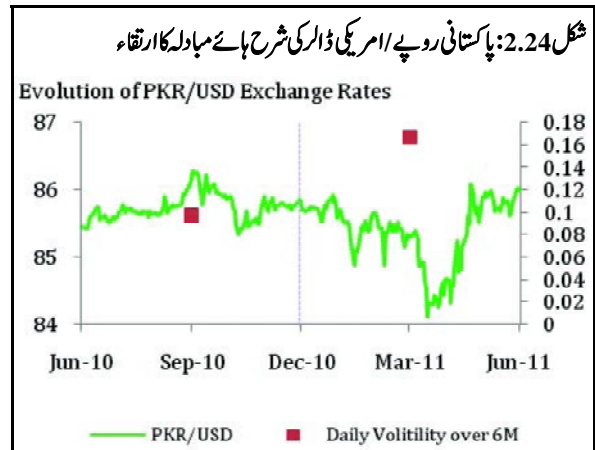
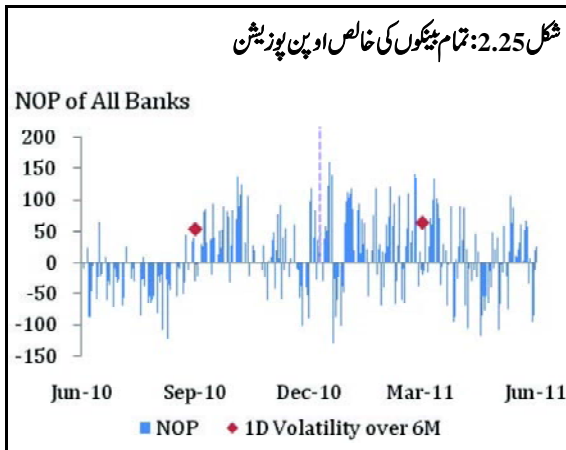


تک گرجائیں تو بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) میں صرف 69 پیس پوائنٹس کی کمی ہوگی (تفصیلات دیکھئے باب سوم میں)۔ تاہم، ایکویٹی پر بہت کم منافع کے باعث بینکوں کی دی گئی ایکویٹی سرمایہ کاریوں پر باز قدر پیمائی سے ان کا فاضل جون 2011ء تک کم ہو کر 3.8 ارب روپے رہ گیا جو دسمبر 2010ء میں 5.4 فیصد تھا۔

ملکی ترسیلات زر کی بلند سطح سے پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کو روکنے میں مدد ملی ...

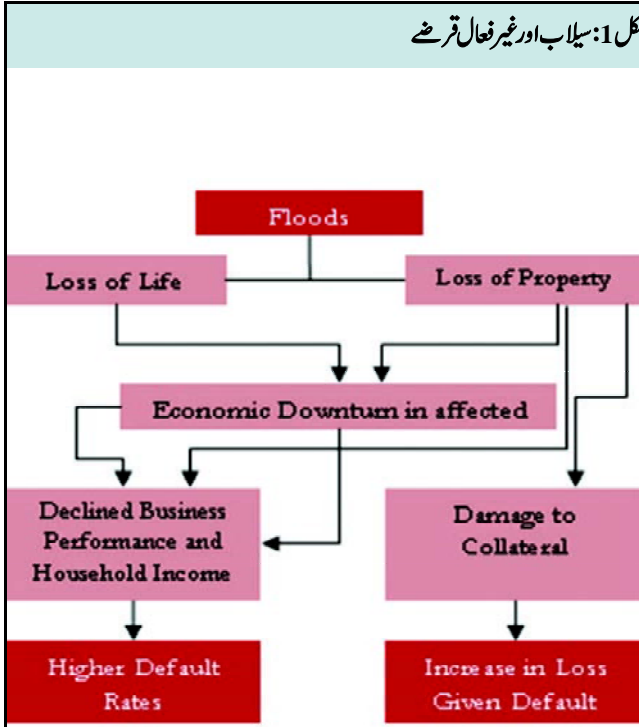
زیر جائزہ مدت کے دوران پاکستان کو ریکارڈ 5.9 ارب امریکی ڈالر کی ترسیلات زر موصول ہوئیں جو کہ 2010ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں 12 فیصد بہتری کو ظاہر کرتا ہے۔ اس مثبت پیش رفت کے باوجود امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی واقع ہوئی اور یہ 30 جون 2011ء کو 85.99 روپے فی ڈالر پر بند ہوا۔¹⁴ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2010ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں شرح ہائے مبادلہ میں زیادہ تغیر پذیری دیکھی گئی، جس سے اقتصادی دشواریوں میں اضافے کے متعلق خدشات کی عکاسی ہوتی ہے (شکل 2.24)۔

زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کی خالص اوپن پوزیشن (این او پی) +160/- امریکی ڈالر کی قابل انتظام حدود میں رہی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کی خالص اوپن پوزیشن 2010ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں زیادہ رہی۔ تاہم، اسکو اتر پوزیشن میں زیادہ تر انحراف لانگ سائیز پر رہی (شکل 2.25)۔ امریکی ڈالر اور اہم کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے بینکوں نے اوسطاً اپنی طویل اوپن پوزیشن سے منافع کمایا۔



14 بولی اور ڈیکلین کر دہ شرح ہائے مبادلہ کی اوسط

شکل 1: سیلاب اور غیر فعال قرضے



Source: Adapted from The Shizuoka Bank, Ltd, Risk Management Dept

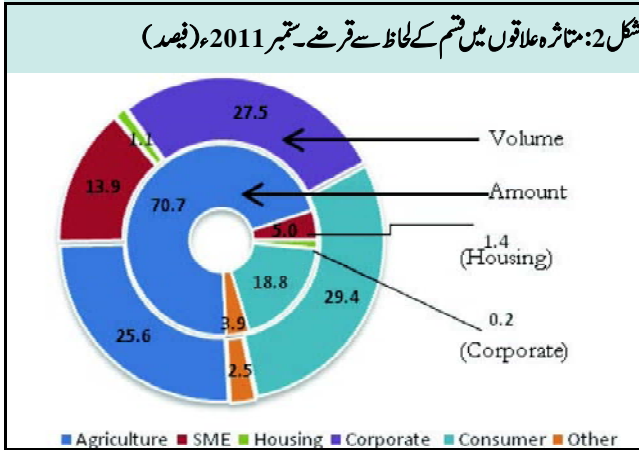
پاکس 2.1: غیر فعال قرضوں پر حالیہ سیلاب کے اثرات

پاکستان کے جنوبی صوبوں کو ستمبر 2011ء کے دوران بھاری بارشوں اور سیلاب کا سامنا کرنا پڑا۔ صوبہ سندھ خاص طور پر بری طرح متاثر ہوا جہاں بارش اور سیلاب نے مسلسل دوسرے برس بڑے پیمانے پر تباہی مچائی۔ اگرچہ اب تک نقصانات کی وسعت کا حتمی تخمینہ دستیاب نہیں ہے لیکن یہ بات واضح ہے کہ سیلاب نے بڑی تباہی مچائی ہے اور انفراسٹرکچر، جائیداد اور کھڑی فصلوں کو شدید نقصان پہنچایا جو متاثرہ علاقوں میں بسنے والوں اور کاشت کاروں کے لیے ایک شدید دھچکا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق سندھ اور بلوچستان میں سیلاب سے تقریباً 5.3 ملین افراد متاثر ہوئے، ایک ملین گھر تباہ ہونے کی اطلاعات ہیں، 4.2 ملین ایکڑ اراضی زیر آب آگئی، تقریباً 1.59 ملین ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہوئیں اور متاثرہ علاقوں میں تقریباً 72 فیصد فصلیں صحتیٰ سے مٹ گئیں۔ 1 آئی ایم ایف نے بھی سیلاب کے بھاری معاشی اثرات سے خبردار کیا ہے۔ ابھی تک مکمل معلومات دستیاب ہیں اور آئندہ مہینوں میں موسم سے مزید نقصانات کا خدشہ ہے۔ اس باکس میں حالیہ سیلاب کے بینکاری شعبے کے غیر فعال قرضوں پر ممکنہ اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

سیلاب جیسی قدرتی آفات کو منظمی دیکھ سبھا جاتا ہے کیونکہ اس سے گھرانوں کی جائیداد، سرکاری انفراسٹرکچر اور کاروباری اثاثوں کو نقصان پہنچتا ہے اور جان و مال کے نقصان کے باعث پیداوار میں قفل آ جاتا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں اخراجات ابتدائی طور پر تاجر کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن بعد میں اس وقت تیزی آتی ہے جب پیداواری سرگرمیوں میں خلل کم ہو جاتا ہے اور افراد کو کاروباری ادارے تباہ شدہ اثاثوں کی بحالی کا عمل شروع کرتے ہیں۔ فصلوں، پیداواری تنصیبات اور تقسیم کے ذرائع میں قفل کے نقصانات قلیل مدت میں تیزی سے بڑھانے کا باعث بنتے ہیں۔ بعد ازاں، ذرائع نقل و حمل کی صورتحال میں بہتری اور اضافی پیداوار یا درآمد سے رسد کی بحالی کے بعد قیوتوں کے اثرات کمزور ہو جاتے ہیں۔

سیلاب اور دیگر قدرتی آفات بینکوں کے خطرہ قرض کو بھی دو طرح سے متاثر کرتے ہیں۔ پہلا، جان و مال کا نقصان اور کاروباری کارکردگی گھرانوں کی آمدنی میں کمی کے باعث معاشی سرگرمیاں سست روی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں متاثرہ علاقوں میں قرضوں پر معمول سے زیادہ نادہندی دیکھنے میں آتی ہے۔ دوم، بینکوں نے قرضوں کو محفوظ بنانے کے لیے جو ضمانت لی ہے، اسے بھی نقصان پہنچتا ہے، جس سے تمام تقریباً اس کا کچھ حصہ ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً، بینکوں کو خالص نقصانات کے باعث ہونے والی نادہندیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ 1 ملین سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیلاب یا دیگر قدرتی آفات کس طرح خطرہ قرض کو متاثر کرتے ہیں۔

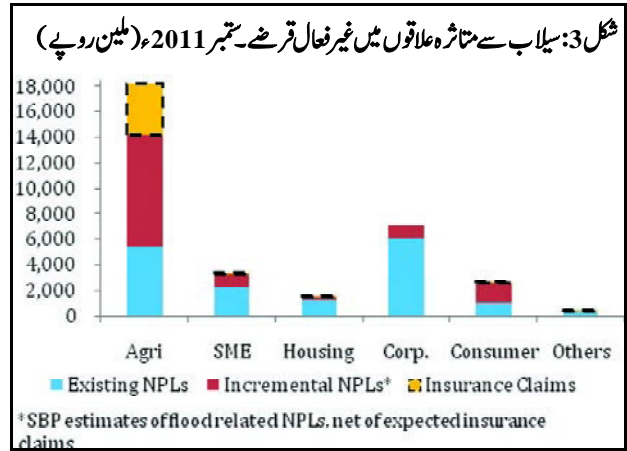
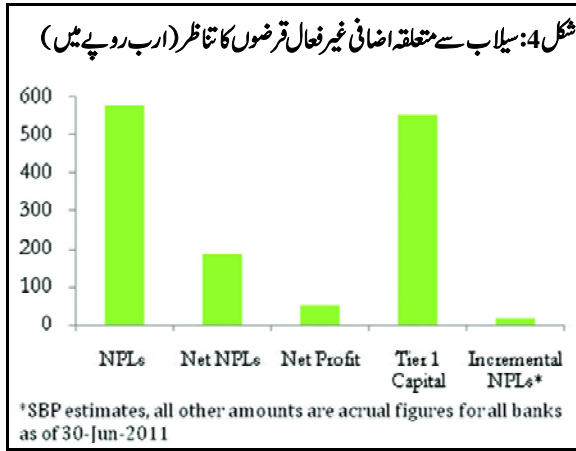
شکل 2: متاثرہ علاقوں میں قسم کے لحاظ سے قرضے۔ ستمبر 2011ء (فیصد)



چونکہ حالیہ سیلاب نے زیادہ تر وہی علاقوں کو متاثر کیا ہے، اس لیے ان میں بیشتر قرضے زرعی مقاصد کے لیے حاصل کیے گئے تھے۔ متاثرہ علاقوں میں زرعی قرضہ حجم کے لحاظ سے قرضوں کا 71 فیصد اور رقم کے لحاظ سے 26 فیصد بنتا ہے (شکل 2)۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں غیر فعال قرضوں کی سطح پہلے ہی 16.1 ارب روپے کی بلند سطح پر تھی، جس میں مجموعی انفلیکشن تناسب 16 فیصد بنتا ہے جبکہ آخر ستمبر 2011ء تک زرعی قرضوں میں یہ تناسب تقریباً 20 فیصد تھا۔ سندھ کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں فصلوں، جائیداد اور کاروبار کو بڑے پیمانے پر ہونے والے نقصانات کے باعث امکان ہے کہ مزید کئی قرضے گیر نادہندہ ہو جائیں گے۔ ابتدائی تخمینے سے پتہ چلتا ہے کہ غیر فعال قرضوں میں تقریباً 17 ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے جس سے سیلاب سے پہلے کے غیر فعال قرضے دگنے سے بھی زیادہ ہو جائیں گے۔ فصلوں کو پہنچنے والے بھاری نقصانات کے باعث توقع ہے کہ زرعی شعبے کے غیر فعال قرضوں میں سیلاب سے پہلے کی سطح سے تین گنا اضافہ ہو جائے گا اور نئے غیر فعال قرضوں میں 12.9 ارب روپے کا اضافہ ہو جائے گا۔ امکان ہے کہ بینکوں کو ضمانتوں پر ہونے والے نقصانات کی مد میں بیمہ کمپنیوں سے تقریباً 4.7 ارب روپے حاصل ہوں گے لیکن نئے غیر فعال قرضوں کی بھاری مقدار پھر بھی بینکوں کی بیلنس شیٹس پر منفی اثرات مرتب کرتی رہے گی۔ زرعی قرضے کی مد میں بینکوں کو بیمہ کمپنیوں کے ذریعے تقریباً نصف اضافی غیر فعال قرضوں کی بازیابی میں مدد ملے گی کیونکہ انہیں امید ہے کہ وہ بیمہ کمپنیوں سے 4.1 ارب روپے حاصل کر لیں گے (شکل 3)۔

سیلاب سے متعلق اضافی غیر فعال قرضوں کی تخمین شدہ رقم خاصی ہے۔ صرف صوبہ سندھ میں یہ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران پورے بینکاری شعبے کو ہونے والے خالص منافع کا تقریباً ایک تہائی بنتی ہے یا موجودہ خالص غیر فعال قرضوں کا تقریباً 9 فیصد تاہم، بینکاری شعبے کی مضبوط سرمایہ جاتی بنیاد ان اضافی غیر فعال قرضوں سے ہونے والے نقصانات سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہے (شکل 4)۔

1 آکسفورڈ اور آئی این اور اقوام متحدہ کا نیوز سینٹر



بکس 2.2: بازل سوم سیالیت کے معیارات

جدول 1: سیالیت کو ترجیح تناسب (ایل سی آر) کے لیے مفروضے کا خلاصہ	
سیالیت عامل	بلند معیار کے سیال ۱۱۱
100 فیصد	نقد
100 فیصد	ٹریژری بینکوں کے پاس ہیلڈرز
100 فیصد	دیگر بینکوں میں ہیلڈرز
100 فیصد	کال اور ریپو لیونڈنگز
100 فیصد	پنی آئی بیڑ، ایف آئی بیڑ، ٹی بلز اور صوبائی حکومت کے وثیقہ جات جیسے سرکاری تسکات میں سرمایہ کاریاں
0 فیصد	ٹی ایف بیڑ، بانڈز، غیر فرمیٹڈ حصص، نجی حصص، غیر کفالتی تسک اور بیرونی وثیقہ جات
	نقد پیرونی اخراج
25 فیصد	حکومتی امانتیں
75 فیصد	تھوک امانتیں
15 فیصد	خریدہ امانتیں
10 فیصد	قرض دینے کا وعدہ
5 فیصد	دیگر ہنگامی ادائیگیاں
100 فیصد	30 روزہ عرصیت والی قرض گیری
	30 روزہ عرصیت والے ماتحت قرضے
	30 روزہ عرصیت والے قابل ادائیگی بلز
	30 روزہ عرصیت والے مالی اجارے سے منسلک اثاثوں کے واجبات
	30 روزہ عرصیت والے دیگر واجبات
	30 روزہ عرصیت والا نقد بہاؤ
100	حکومتی وثیقہ جات کے علاوہ سرمایہ کاریاں
100	پاکستانی روپے کے قرضوں کے علاوہ قرضہ جات
100	دیگر اثاثے

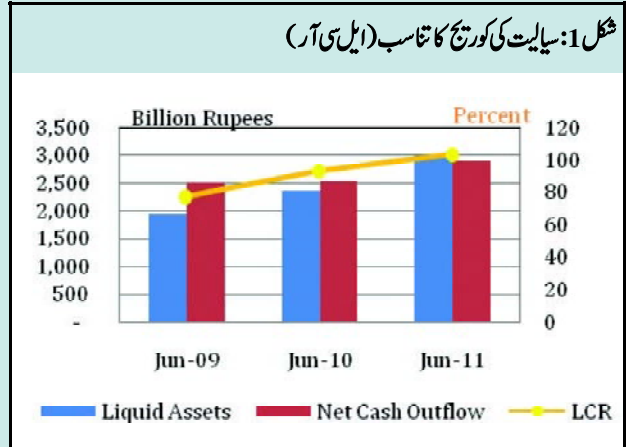
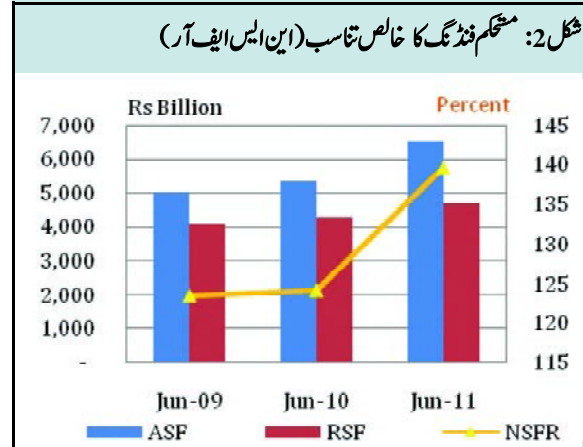
2007-08ء میں آنے والے عالمی بحران میں خطرہ سیالیت کا کلیدی کردار تھا کیونکہ کئی ادارے مارکیٹ کے شرکاء سے قلیل مدتی فنڈنگ یا اجرائے ثانی حاصل کرنے میں ناکام رہے تھے، جس کا نتیجہ دیوالیہ ہونے، بینکوں کو تیل آؤٹ دینے کے لیے غیر معمولی حکومتی مداخلت کی صورت میں برآمد ہوا تھا۔ خطرہ سیالیت کے منتظمین اس وقت تسک پر مبنی فنڈنگ مارکیٹ کی مکمل بندش کی وضاحت کرنے میں ناکام رہے تھے، جب مارکیٹ کا خطرہ سیالیت، فنڈنگ کا خطرہ سیالیت اور مخالف فریق کے خطرات تمام میں ارتباط پیدا ہو گیا تھا۔ چونکہ خطرہ سیالیت کا ماڈل بنانے اور اس کے مؤثر انتظام میں مدد دینے کے لیے ایسی شدت کا تاریخی ڈیٹا دستیاب نہیں تھا، اس لیے خطرہ سیالیت کے انتظام کے طریقے عالمی بحران میں ہونے والی پیش رفت اور نتائج کو نہیں روک سکے۔ خطرہ سیالیت کی مناسب پیمائش اور نگرانی کے علاوہ پرکرنے کے لیے بینکاری نگرانی کے متعلق بازل کمیٹی نے دسمبر 2010ء میں بازل سوم کے تحت سیالیت کا نیا معیار متعارف کرایا۔ انہوں نے سیالیت کے پہلے سے بہتر دو نئے تناسب پیش کیے: (1) سیالیت کی کوٹنگ کا تناسب (ایل ایس آر)، جس سے قلیل مدت (ایک ماہ) میں بینکاری شعبے کی سیالیت کی ضروریات کا جائزہ لیا جاسکے اور (2) خالص مستحکم فنڈنگ کا تناسب (این ایس ایف آر)، جس سے وسط مدت (ایک سال تک) میں بینکاری شعبے کی ضروریات کا جائزہ لیا جاسکے گا۔ ان تناسب کو وضع کرنے کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ بینک ایک سال تک سیالیت کے شدید دباؤ کے حالات سے نمٹنے کے لیے اچھی طرح تیار ہیں۔

سیالیت کی کوٹنگ کا تناسب کو وضع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فنڈنگ کے 30 روزہ دباؤ سے نمٹنے کے لیے بینکوں کے پاس اعلیٰ معیار کے خاطر خواہ سیال اثاثے موجود ہوں، جن کا تعین نگرانوں کی جانب سے کیا جائے گا۔

ایل سی آر = بلند معیار کے سیال اثاثوں کا ذخیرہ / 30 روز سے زائد نقد کا خالص بیرونی اخراج < 100 فیصد

یہاں بلند معیار کے حامل اثاثوں کے ذخیرے میں وہ اثاثے شامل ہیں جنہیں باسانی اور فوری طور پر نقد کے معمولی یا کسی نقصان کے بغیر نقد میں تبدیل کیا جاسکے جیسے نقد، مرکزی بینک کے ذخائر، حکومتی قرضے میں سرمایہ کاری وغیرہ۔ نقد کے بیرونی اخراج کو تمام واجبات کے واجب الادا بینڈس اور بینڈس شیٹ سے الگ وعدوں کے بلند پست نرخوں کے تناسب (draw down rates) کا اطلاق کر کے اخذ کیا جاتا ہے جبکہ نقد رقم کی آمد کا تخمینہ رقم کی آمد کی متوقع شرح اور معاہداتی قابل وصول واجبات اور رقم سے ضرب دے کر حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں سیالیت کی کوٹنگ کا تناسب کم از کم 100 فیصد ہونا ضروری ہے۔

پاکستان میں بینکاری کی صنعت کے لیے سیالیت کی کوٹنگ کا تناسب کو اخذ کرنے کے لیے انفرادی اجزا کو بازل سوم کی شرائط کے قریب ترین رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کچھ اجزائے نمٹنے کے متعلق غیر یقینی صورتحال کے معاملے میں سیالیت کے حامل کا تعین کرنے کے لیے قدامت پسند طرز نگہ اختیار کیا گیا ہے (جدول 1)۔ پاکستان کی بینکاری صنعت کے لیے اخذ کردہ ایل سی آر جون 2011 تک 103 فیصد تھا جو کہ مطلوبہ نشانہ سے تھوڑا سا زیادہ ہے (شکل 1)۔ نجی بینکوں کا ایل سی آر 102 فیصد ہے جبکہ سرکاری شعبے کے بینکوں کا ایل سی آر 92 فیصد ہے اور یہ بازل معیارات پر پورا نہیں اترتے۔ تاہم، بوقی کی جاسکتی ہے کہ مجموعی طور پر پاکستان میں بینکاری کی صنعت دباؤ کے حالات میں آئندہ 30 روز تک رقم



جدول 2: خالص مستحکم فنڈنگ تناسب (این ایس ایف آر) کے لیے مفروضے کا خلاصہ	
دستیاب	مستحکم فنڈنگ (اے ایس ایف)
سطح اول	
سطح دوم	
100 فیصد	ایک سال سے زائد عرصیت کے واجبات
75 فیصد	ایک سال عرصیت کی امانتیں
20 فیصد	دیگر تمام واجبات
مطلوبہ	مطلوبہ مستحکم فنڈنگ (آر ایس ایف)
20 فیصد	نقد
5 فیصد	پنی آئی بی، بی، ایف آئی بی، ٹی بی، اور صوبائی حکومت کے وثیقہ جات جیسے سرکاری تمسکات میں
	سرمایہ کاریاں
50 فیصد	ایک سال عرصیت کے قرضے
100 فیصد	وہ تمام اثاثے جنہیں اوپر بیان نہیں کیا گیا
5 فیصد	نیلنس شیٹ سے الگ اجزا (قرض دینے کے وعدے)
50 فیصد	دیگر ضمانتیں

کے بیرونی اخراج کی مالکاری کر سکتی ہے۔ سیالیت کی یہ بلندی پاکستان میں بینکوں کی خصوصیات کی عکاسی کرتی ہے جن کے پاس ایک جانب بڑی مستحکم امانتیں موجود ہیں جبکہ دوسری جانب بینک حکومتی وثیقہ جات جیسے بلند معیار کے سیال اثاثوں میں اپنی سرمایہ کاری کی سطح کو بڑھا رہے ہیں۔

مستحکم فنڈنگ کا خالص تناسب: یہ ایک طویل مدتی تناسب ہے جس سے یہ پیمائش کی جاتی ہے کہ ایک سال تک جاری رہنے والے سیالیت کے بحران میں بینک کو مستحکم رہنے کے لیے کتنی فنڈنگ درکار ہوگی۔ اس معیار کو وضع کرنے کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ طویل مدتی واجبات کے لیے 100 فیصد طویل مدتی اثاثوں کے مستحکم ذرائع (100 فیصد) سے رقم فراہم کی جائے۔

$$\text{این ایس ایف آر} = \frac{\text{مستحکم فنڈنگ کی دستیاب رقم (اے ایس ایف)}}{\text{مستحکم فنڈنگ کی مطلوبہ رقم (آر ایس ایف)}}$$

یہاں پر دستیاب مستحکم فنڈنگ سے مراد ”یکویٹی اور واجبہ کی مالکاری کی وہ اقسام اور رقم ہیں جن کے متعلق توقع کی جارہی ہے کہ وہ دباؤ کے تو سبب شدہ حالات میں ایک سال تک فنڈز کے قابل بھروسہ ذرائع ثابت ہوں گے“ جبکہ مطلوبہ فنڈنگ مختلف اقسام کے اثاثوں اور نیلنس شیٹ سے الگ اکتشافات کی سیالیت کی خصوصیات کا تعلق ہے جنہیں بینک اپنے پاس رکھتا ہے۔ اے ایس ایف کو واجبات کے ہرزمرے پر ان کی سیالیت کے مطابق ایک عامل کا اطلاق کر کے اخذ کیا جاتا ہے جبکہ آر ایس ایف کو اثاثوں کے ہرزمرے پر سیالیت عامل کا اطلاق کر کے اخذ کیا جاتا ہے۔ آر ایس ایف عامل سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مستحکم فنڈنگ کے لیے کتنی رقم جمع رکھنے کی توقع کی جارہی ہے۔ مجموعی طور پر اس تناسب کو 100 فیصد سے زیادہ ہونا چاہیے۔ اخذ کرنے میں شامل انفرادی اجزا کو ان کی سیالیت کے متعلقہ عاملین کے ساتھ جدول 2 میں دیا گیا ہے۔

این ایس ایف آر کی بنیاد پر پاکستان میں بینکاری کی صنعت طویل مدت میں سیالیت کی مضبوط پوزیشن کو ناپا کر رہی ہے (محل 2)۔ جون 2010ء سے فنڈنگ کے مستحکم ذرائع میں مسلسل اضافے کے باعث این ایس ایف آر میں مطلوبہ فنڈنگ (9 فیصد) کے مقابلے میں تیزی سے اضافہ (23 فیصد) ہوا ہے۔ خطرہ سیالیت کے مقابلے میں استقامت خاصی وسیع البیاد ہے کیونکہ صرف ایک بینک اور تقریباً مالی ادارہ جون 2011ء تک این ایس ایف آر کے مطلوبہ معیار سے پیچھے تھا۔ بینکاری کی صنعت میں این ایس ایف آر کی اطمینان بخش صورتحال کا اہم سبب امانتوں کی بلندی ہے جو کہ مجموعی واجبات کا 70 فیصد بنتی ہیں۔ امانتوں کی بنیاد کا غالب حصہ (65 فیصد) کم تغیر پذیر جاری اور بچت کھانوں پر مشتمل ہے۔